



سوال

(192) کافر کو قرآن کا ہدیہ دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک کافر آدمی اسلام قبول کرنے کا شوق رکھتا ہے تو قرآن پڑھنا چاہتا ہے۔ کیا اسے قرآن ہدیہ میں دینا جائز ہے۔ (فتاویٰ الامارات: 76)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ جائز ہے کہ جب ہمیں یہ معلوم ہو کہ یہ قرآن کی بے حرمتی نہیں کرے گا۔ تو اگر ہم ان پر اپنے رب کی کتاب پیش کرنا حرام سمجھیں گے تو پھر اسلام کی طرف ان کو کیسے بلائیں گے؟ "صحیحین" میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ملکوں کی طرف قرآن لے کر سفر کرنے سے منع کیا ہے۔ "مسلم" کے الفاظوں میں۔

"أَنْ يُسَافِرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْكُفْرِ؛ فَإِنَّهُ يَنْتَهِزُهَا"۔

کہ تم سفر نہ کرو قرآن کے ساتھ کفار کی زمین کی طرف اس خوف سے کہ کہیں وہ دشمن قرآن تم سے چھین نہ لے۔

اصول فقہ سے یہ چیز ثابت ہے کہ کتاب و سنت کے مضموم مخالف کی دلالت ایسے ہی جیسے منطوق کی دلالت ہے۔ ہاں اگر وہ مضموم مخالف منطوق کے معارض نہ ہو تو ایسی صورت میں منطوق کی دلالت مضموم پر راجح سمجھی جائے گی۔ "مخافۃ ان ینالہ العدو" اس کا مضموم مخالف یہ ہے کہ دشمن کی طرف سے بے حرمتی کا خوف نہ ہو تو پھر مسلمانوں کو قرآن لے جانا منع نہیں ہے۔ مضموم سے حیثیت پکڑنے کی دلیل: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكُفْرَيْنَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ۝ ۱۰۱ ... سورة النساء

"جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں ہے کہ تم نماز میں قصر کرو اگر تمہیں ڈر ہو کہ تمہیں وہ لوگ فتنے میں نہ ڈال دیں جنہوں نے کفر کیا بے شک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔"

إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا... ۱۰۱ ... سورة النساء

یہ شرط ہے اس کا مضموم یہ ہے کہ "اگر بغیر قصر کرو گے تو تمہیں گناہ ہوگا۔" تو یہ چیز بعض صحابہ کو کھٹکی جب انہوں نے یہ آیت سنی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے پوچھا: کیا ہم حالت امن میں قصر کر سکتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:



"صَدَقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلُوا صَدَقَتَهُ"

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر صدقہ ہے تو تم اللہ کے اس صدقہ کو قبول کرو۔ تو اس شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط قرار نہیں دیا اور نہ ہی یہ کہا کہ تم مفہوم مخالفت سے دلیل پکڑتے ہو۔ "مفہوم مخالفت حجت نہیں ہے بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا سوال سن کر خاموش رہے پھر اس کا اشکال آپ نے زائل کیا اس فرمان کے ساتھ "صدقہ تصدق" اس روایت کے حوالہ سے ایک اور روایت یہ بھی آتی ہے۔ "کہ تابعین میں سے ایک شخص نے کہا کہ اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیتا تو ان سے سوال کرتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کس چیز کے بارے میں؟ انھوں نے کہا کہ "وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ" اس آیت کے بارے میں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ جس کے بارے میں تم سوال کرنا چاہ رہے ہو اس کے بارے میں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا تو آپ نے مجھے یہ جواب دیا "صدقہ تصدق" الحدیث۔

ہذا ما عنہمى واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

270: متفرق مسائل صفحہ:

محدث فتویٰ